روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱-۷۶ | سوموار یکم جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ، ۹ فتح ۱۳۷۰ہش، ۹ دسمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۷۷

ماحول کو صحت مند رکھنے کی تلقین

"دجّال کے ساتھ بیرونی حملہ درحقیقت انہی لوگوں پر کارگر ثابت ہوتا ہے جو پہلے ہی اندرونی بیماریوں کا شکار ہوں۔ اس لئے مجلس خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ اپنے ماحول کو صحت مند رکھیں اور اپنے بیماروں کی فکر کریں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"مگر جو خدا کے بندے ہوتے ہیں ان میں خوشبو اور برکت ہوتی ہے۔ فریب اور مکر سے اُن کو کوئی غرض نہیں ہوتی۔ جیسے آفتاب اُسے چمکتا ہوا نظر آتا ہے ایسے ہی دُور سے اس کی چمک دکھائی دیتی ہے اور دُنیا میں اصل چمک انہیں کی ہے۔ یہ آفتاب اور قمر وغیرہ تو صرف نمونہ ہیں۔ ان کی چمک دائمی نہیں ہے کیونکہ یہ غروب ہو جاتے ہیں لیکن وہ غروب نہیں ہوتے جس کو خدا اور رسول کی محبت کا شوق ہے اور ان کے خلاف کو پسند نہیں کرتا اور عفونت اور بدبُو کو محسوس کرنے کا اس میں مادّہ ہو وہ فوراً سمجھ جائے گا۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۲۸)

"جو شخص خدا کی طرف قدم اُٹھاتا ہے (اس پر) خدا سے نُور اترتا ہے۔ (وہ) اپنے فرشتوں کو اس کی خدمت کے واسطے مامور فرماتا ہے۔ جو اس کے واسطے کچھ کھوتا ہے۔ اس کو اُس سے ہزار چند دیا جاتا ہے۔ دیکھو صحابہؓ میں سے سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا تھا اور کمبل پوش بن پھرا تھا۔ مگر جب خدا تعالیٰ نے اسے دیا تو کیا دیا۔ دیکھ لو کیسی مناسبت ہے کہ اس نے چونکہ سب صحابہؓ سے اوّل خرچ کیا تھا اسے سب سے پہلے خلافت کا تخت عطا کیا گیا۔ غرض خدا کوئی بخیل نہیں اور نہ اس کے فیض خاص خاص ہیں بلکہ ہر ایک جو صدقِ دل سے طالب بنتا ہے۔ اسے عزّت دی جاتی ہے۔"
(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۳۱)

○ مکرم محمد الیاس صاحب منیر اسیر راہ مولیٰ لکھتے ہیں کہ میرا بیٹا عزیزم طارق الیاس متعلم نصرت جہاں اکیڈیمی ربوہ بعارضہ کھانسی و بخار سخت علیل ہے اور فضلِ عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ اسی ہفتہ اس کا سالانہ امتحان بھی ہے۔ اس کی کامل شفایابی اور امتحان میں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز اس کے چھوٹے بھائی عزیزم خالد الیاس متعلم کی کامیابی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

درخواستِ دُعا

○ مکرم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر سابق مربی مغربی افریقہ کے گردوں میں انفیکشن ہوگئی ہے۔ اور انہیں فضل عمر ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کریں۔

سچّائی کو اپنا شیوہ بنائیں

سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) فرماتے ہیں:۔
"سچّائی کو اپنا شیوہ بنائیں اور لوگوں کے سامنے اپنا اچھا نمونہ پیش کریں جو احمدیت کی (ترقی۔ ناقل) میں ممد ہو اور ایسا نمونہ نہ پیش کریں جو احمدیت کی (ترقی۔ ناقل) میں روک بنے۔ سچّائی سے اگر شکست بھی ہو تو وہ ہزار فتح سے بہتر ہے اور وہ فتح جو جھوٹ سے حاصل ہو وہ ہزار شکست کے برابر ہے۔ آجکل یہ بات لوگوں کے منہ پر عام ہے کہ اس زمانہ میں جھوٹ کے بغیر گزارہ نہیں یہ بات ان کی بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے سچّائی کے رستہ کو تلاش کرنے کی کوشش ہی نہیں کی۔"

قائدین خدام الاحمدیہ ناخواندہ خدام کی فہرستیں ۳۱ دسمبر ۹۱ء تک مرکز میں بھجوائیں — (مہتمم تعلیم)

اپنے معاشرہ میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی ایک تقریر سے اقتباس

تحریک جدید کے بہت سے مطالبات میں سے ایک مطالبہ یہ بھی تھا کہ دوست اپنی زندگی کو تعیّش سے بچا کر سادگی کی طرف لے آئیں۔ دنیا نے آج مختلف زینتوں اور تعیش اور کئی قسم کے لہو ولعب کے سامان ایجاد کر لئے ہیں۔ اگر انسان ان میں مبتلاء ہو جائے یا کوئی قوم یا معاشرہ ان میں مبتلاء ہو جائے تو پھر ان سے اپنا دامن چھڑا کر اپنے آپ کو خدمت کے کاموں کی طرف مائل کرنا بہت مشکل کام ہو جاتا ہے۔ اس لئے خدمت (دین) کی جس راہ پر ہم گامزن ہیں اس کا یہ تقاضہ ہے کہ حرام تو حرام بعض حلال چیزیں بھی ہم چھوڑ دیں تاکہ وہ معاشرہ پیدا کیا جا سکے جو ہمارے مقصد کے حصول میں ممد ہو ہر ماحول میں ہر قسم کا پھل دار درخت نہیں لگا کرتا بعض جگہ بعض زمینوں میں بعض آب و ہوا میں بعض قسم کے پودے لگتے ہیں۔ اور نشوونما پاتے ہیں۔ لیکن بعض دوسری قسم کی آب و ہوا میں وہی پودے چند دن بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ پس ایسی قومیں جنہوں نے عظیم الشان کام کرنے ہوں۔ جنہوں نے عظیم الشان خدمات بجالانی ہوں۔۔۔ ان کے معاشرہ میں لازماً سادگی کی آب و ہوا ہونی چاہیئے۔ ورنہ

باقی صفحہ ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۹ر فتح ۱۳۷۰ ہش ۹ر دسمبر ۱۹۹۱ء

گھر کا ماحول

بات تو عجیب سی لگتی ہے کہ اگر گھر میں امن وسکون ہو تو ساری دنیا میں امن ہوتا ہے لیکن یہ بات ہے درست۔ البتہ اس میں اتنے اضافے کی ضرورت ہے کہ ایک گھر میں نہیں بلکہ ہر گھر میں۔ یعنی اگر گھر میں۔ اور اس سے مراد ہے ہر گھر میں۔ امن وسکون ہو تو چونکہ ایک ایک گھر ملا کر ہی شہر اور ملک اور دنیا بنتی ہے اس لئے ساری دنیا میں امن ہو گا۔ اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ چونکہ ہر شخص کی ایک الگ دنیا ہے اس لئے اگر ایک شخص کو اپنے گھر میں امن وسکون میسّر ہے تو یقیناً اس کی ساری دنیا امن وسکون کا گہوارہ ہے۔

یوں بھی ہم بات کر سکتے ہیں کہ اگر ایک گھر میں امن وسکون نہ ہو تو دنیا میں امن وسکون نہ ہو۔ کم از کم ارد گرد تو بے سکونی یقیناً ہو گی۔ آخر ہر فرد کسی ایک ہی گھر کا فرد ہوتا ہے اور وہ بدی اور برائی پر اُتر آئے، مار دھاڑ کرے۔ چوری کرے۔ ڈاکہ ڈالے۔ قتل و غارت کرے تو اس گھر کا ایک ہی فرد معاشرہ کی بے سکونی کا باعث بن جاتا ہے۔ شرافت اس سے کتنی کتراتی ہے۔ اور اس سے بچ کر گذر جاتی ہے۔ ارد گرد کے تمام شرفاء دانتوں میں زبان دبا کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور کچھ کرنا تو درکنار ایسا کرنے کا سوچتے بھی نہیں۔ محض خوف کی وجہ سے اور اپنے آپ کو کسی جھگڑے میں ملوّث نہ کرنے کے لئے۔

بعض باتیں تو تدبیر سے ٹھیک کی جا سکتی ہیں لیکن بعض باتیں اس سے آگے نکل جاتی ہیں اور وہاں تدبیر اور دُعا کی ضرورت ہوتی ہے۔ ویسے تو دُعا ہمیشہ ہی کرتے رہنا چاہیئے لیکن عام طور پر لوگ تدبیر سے شروع کرتے ہیں۔ گھر کے ہر فرد اور گھر کے ماحول کے لئے اگر دُعا کی جائے تو گھر کا ہر فرد راہِ راست پر رہنے کے باعث معاشرہ کی بہتری کا باعث ہو گا۔ اور گھر میں۔ ہر گھر میں۔ امن وسکون میسّر ہونے کے باعث کہا جا سکے گا کہ ساری دُنیا میں امن وسکون ہے۔ چنانچہ گھر بھر کے لئے دُعا کے سلسلہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایّدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ یہ دُعا کرنی چاہیئے:۔

"اے خدا ہمیں۔ ہماری زندگیوں کے ساتھیوں سے خواہ وہ مرد ہوں خواہ عورتیں ہوں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہماری اولاد کی طرف سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا ایسی نسل پیچھے چھوڑنے کی توفیق عطا فرما جو تیری نظر میں متقی ہو۔"
حضور فرماتے ہیں یہ وہ دُعا ہے جس کے نتیجے میں ہمارے گھروں کے ماحول سُدھر سکتے ہیں۔

مری پکار تو تجھ تک پہنچ گئی ہو گی
ترا جواب ابھی تک نہیں ملا مجھکو
مجھے یقیں ہے سماعت ہے میری ناقص و خام
تری شنید سے کوئی نہیں گلہ مجھکو

—— ابوالاقبال

ہے قافلہ مہر و مہ و انجم کا مرے ساتھ
راہی ہوں مگر راہ نماؤں کی طرح ہوں

دوبارہ مری خاک کے امکاں پہ نظر کر
مَیں ظرفِ تہی ہوں کہ خلاؤں کی طرح ہوں

مَیں صرفِ نظر کر لوں تو عالم سے غنی ہوں
دیکھوں سوئے عالم تو گداؤں کی طرح ہوں

مَیں خود میں سمٹ جاؤں تو اِک ذرّۂ ناچیز
پھیلے مری ہستی تو فضاؤں کی طرح ہوں

اِک قطرۂ شبنم سے فقط، جام بکف ہوں
مَیں باغ کے رنگین قباؤں کی طرح ہوں

اُس قافلہ سالار نے حق بات کہی تھی
رہزن ہوں مگر راہ نماؤں کی طرح ہوں

سعید احمد اعجاز

زندگی بھر سیکھتے رہنے کا بن جائے مزاج
عقل کی ہو راجدھانی علم کا ہو اس پہ راج

جو جہاں دیکھیں اسے اپنے لئے سمجھیں سبق
فخر سے اُونچا رہے سر اس پہ ہو عزّت کا تاج

علم ہے فتحِ نمایاں، مملکت در مملکت
اور لاعلمی سے دُنیا بھر میں لیتا ہے خراج

سیکھنے کے واسطے ہر وقت ہے موزوں ترین
ہے یہ وہ میدان جس میں کوئی کل ہے اور نہ آج

آپ اپنے دوستوں میں ہوں کہ ہوں اغیار میں
کوئی موضوعِ سخن ہو علم رکھ لیتا ہے لاج

آپ اپنا وقت بھی دیں کچھ سکھانے کے لئے
سیکھنے والے کریں گے آپ کے کچھ کام کاج

علم کی دولت تو ہر دولت سے بڑھ کر ہے نسیمؔ
جس کا دامن اس سے پُر ہے اُس کو ہے کیا احتیاج

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد خان رفیق۔ لندن —— تیس سال پرانا واقعہ

شیخ محمد عبداللہ صاحب کا دورہ برطانیہ

غالباً ۱۹۶۴ء کی بات ہے۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب لمبی قید سے رہائی پانے کے بعد انگلستان کے دورہ پر تشریف لائے۔ انگلستان کے پاکستانی حلقوں میں بالعموم اور کشمیری حلقوں میں بالخصوص موصوف کی تشریف آوری سے جوش و خروش پایا جاتا تھا۔ استقبالیہ کمیٹیاں قریباً تمام بڑے شہروں میں قائم کی گئیں تھیں۔ جنہوں نے محترم شیخ صاحب کے لئے ایک بھرپور پروگرام تجویز کر رکھا تھا۔

خاکسار کو بھی شیخ صاحب سے عقیدت تھی۔ اور اس بات کا دل پر بے حد اثر تھا۔ کہ شیخ صاحب نے جان و مال کی پرواہ کئے بغیر اہالیان کشمیر کی آزادی و بہبودی کی خاطر قید و بند کی مصیبتیں برداشت کرنے میں کبھی کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی تھی۔ اور یوں لگتا تھا کہ اپنی قوم و ملت کی خاطر اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔ پھر اس لحاظ سے بھی خاکسار محترم شیخ صاحب کی خدمات جلیلہ سے واقف تھا کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی زیر ہدایت اور ان کے ساتھ مل کر کشمیریوں کی ڈوگرہ راج کے چنگل سے آزادی کے لئے جدوجہد کا کام کیا تھا۔ تاریخ احمدیت میں محترم شیخ صاحب کے خطوط جو انہوں نے حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو وقتاً فوقتاً تحریر کئے تھے۔ میری نظر سے گذرے تھے

حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کو ایک خط میں انہوں نے تحریر فرمایا۔

'سب سے پہلے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ میں تہ دل سے آپ کا شکریہ ادا کروں۔ اس بے لوث اور بے غرضانہ کوشش اور جدوجہد کے لئے جو آپ نے کشمیر کے درماندہ مسلمانوں کے لئے کی۔ پھر آپ نے جس استقلال اور محنت کے ساتھ مسئلہ کشمیر کو لیا۔ مجھے اُمید رکھنی چاہیئے کہ آپ نے جس ارادہ اور عزم کے ساتھ مسلمانان کشمیر کے حقوق کے حصول کیلئے جدوجہد فرمائی ہے آئندہ بھی اسے زیادہ کوشش اور جدوجہد سے جاری رکھینگے۔

میں ہوں آپکا تابعدار
شیخ محمد عبداللہ

ان خطوط میں محترم شیخ صاحب نے، جماعت احمدیہ نے اہالیان کشمیر کی جو عظیم الشان خدمت کی ہے کا بالعموم اور حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صدر کشمیر کمیٹی کا بالخصوص شکریہ ادا کیا تھا۔ اور انہیں ان خطوط میں اپنا خراج عقیدت پیش کیا تھا۔

محترم شیخ صاحب جب انگلستان تشریف لے آئے۔ تو میرے دل میں زبردست خواہش پیدا ہوئی کہ اس آزادی کے متوالے اور اپنی قوم کی خاطر قید و بند کی صعوبتیں جھیلنے والی شخصیت سے ملاقات کی صورت نکالوں۔ میں نے متعدد جگہوں پر بذریعہ فون محترم شیخ صاحب سے رابطہ پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن ان کی مصروفیات اس قدر تھیں کہ وہ فون پر نہ مل سکے۔ میں نے بھی کوشش نہ چھوڑی۔ بالآخر محترم شیخ صاحب سے فون پر رابطہ قائم ہو گیا۔ میں نے انہیں بتایا کہ میں بیت الفضل جو جماعت احمدیہ کی بیت ہے کا امام ہوں اور برطانیہ میں جماعت کا مربی انچارج ہوں اور ان سے ملنے کا خواہش مند ہوں۔ محترم شیخ صاحب نے اس بات پر بے حد خوشی کا اظہار فرمایا کہ میرا اُن سے رابطہ ہو گیا فرمانے لگے۔ میری خود یہ شدید خواہش تھی کہ انگلستان میں جماعت احمدیہ سے رابطہ کروں۔ اور فرمایا کہ میرا پروگرام منتظمین نے کچھ اس طرح ترتیب دیا ہے کہ کوئی خالی وقت نہیں رکھا گیا۔ دعوتیں۔ تقاریر اور ملاقاتوں کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے۔ پھر ہندوستانی سی آئی ڈی بھی سارا وقت پیچھا کرتی رہتی ہے۔ میرے ملاقاتیوں پر ان کی کڑی نظر رہتی ہے۔

انہوں نے باہمی ملاقات و گفتگو کی ایک صورت یہ بتائی کہ چند دن بعد ان کی لندن کے ایک ہال میں تقریر ہونے والی ہے۔ اگر میں ان کی تقریر سے آدھ گھنٹہ قبل ہال کے سٹیج کی طرف آجاؤں تو سٹیج پر ملاقات ہو سکے گی۔ چنانچہ یہ طے پا گیا کہ میں اس دن قبل از وقت سٹیج کے دروازہ پر پہنچ جاؤں گا اور سٹیج پر ملاقات ہو جائے گی۔

مقررہ دن اور وقت پر میں پہنچ گیا۔ سٹیج کے دروازہ پر محترم شیخ صاحب نے دو نوجوانوں کی ڈیوٹی لگائی ہوئی تھی کہ جونہی میں پہنچوں مجھے ان کے پاس لے جایا جائے۔ میرے ساتھ محترم ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب بھی تھے۔ سٹیج پر کرسیاں موجود تھیں۔ محترم شیخ صاحب کے ہمراہ ان کے قریبی ساتھی مرزا افضل بیگ بھی تھے۔ انگلستان کے سرکردہ کشمیری بھی تھے۔ ہم کوئی دس بارہ افراد کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ محترم شیخ صاحب نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی صحت و عافیت کے بارہ میں دریافت کیا۔ میں نے انہیں بتایا کہ ان کی صحت بہت خراب ہے۔ اور بعض اوقات تشویش پیدا کرتی ہے۔ محترم شیخ صاحب کی آنکھیں پُرنم ہو گئیں۔ انہوں نے جیب سے رومال نکال کر کچھ دیر آنکھوں پر رکھا۔ اور پھر کہا۔ آپ انہیں خط تو لکھتے ہی ہوں گے۔ میں نے جواب دیا کہ ہر ہفتہ ان کی خدمت میں خط لکھتا رہتا ہوں۔ فرمانے لگے اب خط لکھیں تو ان کی خدمت میں میرا محبت و عقیدت بھرا سلام لکھیں اور میرا یہ پیغام بھجوائیں کہ میں دس بارہ سال پابند سلاسل رہا ۔ اسلئے آپ کو خط نہ لکھ سکا۔ لیکن آپ کی یاد ایک لمحہ کے لئے بھی میرے دل سے محو نہ ہو سکی۔ اور آپ کے لئے دعاؤں میں کبھی کمی نہیں آئی۔ پھر مجھے مخاطب ہو کر فرمایا۔ آپ نہیں سمجھ سکتے کہ مجھ پر حضرت میرزا صاحب کے کسقدر احسانات ہیں۔ انہوں نے بالکل اپنے بچوں کی طرح میری تربیت کی ہے۔ اور ہر مشکل میں میرا ساتھ دیا ہے ان کی حوصلہ افزائی اور رہنمائی نہ ہوتی تو میں آج وہ نہ ہوتا جو ہوں۔ پھر حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی خدمات جو انہوں نے کشمیریوں کی آزادی اور فلاح و بہبود کے لئے کیں کا تذکرہ شروع کیا۔ کافی دیر بات چیت ہوتی رہی پھر محترم شیخ صاحب نے حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب کے بارہ میں دریافت کیا میں نے عرض کیا۔ وہ تو وفات پا چکے ہیں۔ پھر انہوں نے محترم حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ کی خیریت دریافت کی۔ میں نے انہیں بتایا کہ وہ بھی اس دار فانی سے رحلت فرما چکے ہیں۔ محترم شیخ صاحب آبدیدہ ہو گئے۔ اور کچھ دیر ان دو حضرات کی خدمات جلیلہ کا جو انہوں نے کشمیریوں کے لئے کیں تھیں کا تذکرہ فرماتے رہے۔

آخر میں محترم شیخ صاحب نے دوبارہ فرمایا کہ حضرت صاحب کی خدمت میں انکا سلام پہنچانے کے علاوہ ان کی خدمت میں محترم شیخ صاحب کے لئے دعا کی بھی درخواست کی جائے۔ تقریر کا وقت ہو چکا تھا۔ ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ نعروں کی گونج سے ہال لرز رہا تھا۔ میں اٹھ کر ہال میں جانے لگا تو محترم شیخ صاحب نے باصرار فرمایا کہ میں سٹیج پر ہی ان کی تقریر کے دوران بیٹھا رہوں۔ چنانچہ خاکسار نے ایک کرسی سنبھال لی۔ اور ان کی تقریر سنی۔ محترم شیخ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے نے علم کے علاوہ تقریر کا بھی ملکہ عطا کیا تھا۔ اور تھوڑی ہی دیر میں چھا گئے۔ اور سامعین میں حریت اور آزادی ضمیر کا ایک جذبہ ولولہ اور جوش پیدا کر دیا۔

'میں ان کی تقریر اور ان کی شخصیت اور ان کی انکساری اور فروتنی سے بے حد متاثر ہو کر واپس آیا۔ بالخصوص اس بات نے مجھے بے حد متاثر کیا کہ اتنے سارے لوگوں کی موجودگی میں بھی انہیں اس بات کا کوئی خوف نہ ہوا کہ جماعت احمدیہ کے امام کو خراج تحسین پیش کرنے سے بعض کے ماتھوں پر شکنیں پڑ سکتی تھیں۔

بقیہ: صدا سے آگے

تعیش کی آب و ہوا میں پلنے والے پودے سادگی کی آب و ہوا میں زندہ نہیں رہ سکتے اور سادگی کی آب و ہوا میں پلنے والے تعیش کی آب و ہوا میں زندہ نہیں رہ سکتے۔ پس ہمیں اپنا ایک ماحول پیدا کرنا پڑے گا اپنی ایک فضا پیدا کرنی پڑے گی جس ملک میں بھی ہم رہیں اس ملک کی فضاء سے اس حد تک مختلف ہوگی۔ اس میں مذہبی اقدار زیادہ ہوں گی۔ اس میں سنجیدگی زیادہ ہوگی اس میں سادگی زیادہ ہوگی۔ اس میں زندگی کی لذتوں کے رخ مختلف ہونگے لذتیں تو پھر بھی ہم حاصل کرتے رہیں گے مگر یہ لذتیں اعلیٰ لذات ہوں گی۔ یہ وہ لذتیں ہوں گی جو قربانی کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہیں۔ جو خدمت کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ لذتیں دنیا کی لذتوں سے بہت زیادہ بالا اور بہت زیادہ فائق ہوا کرتی ہیں ۔۔۔

اپنے معاشرہ میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ مرورِ زمانہ سے جو بدیاں رفتہ رفتہ ہمارے معاشرہ میں داخل ہو گئی ہیں ان کی بیخ کنی کا کام شروع کر دیں۔ بیاہ شادی پر بعض رسوم ہمارے معاشرہ میں داخل ہو رہی ہیں۔ اسی طرح بے پردگی پھیلتی جا رہی ہے۔ اس کے خلاف ایک جہاد کرنا پڑے گا۔۔ جماعت احمدیہ ایک بہت ہی پیاری اور پاکیزہ جماعت ہے۔ جس کی دنیا میں کوئی مثال نہیں ہے اس میں کمزوریاں داخل تو ہوتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ لیکن بنیادی طور پر یہ ہیرے جواہرات سے زیادہ قیمتی جماعت ہے۔ ان کو معمولی سا اشارہ کر دو۔ تھوڑا سا جگا دو تو یہ بڑی تیزی کے ساتھ اپنے اصل مقام کی طرف واپس لوٹتے ہیں۔

(انصار اللہ کے اجتماع ۵ نومبر ۱۹۸۲ء سے خطاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد صدیق گورداسپوری

محترم شیخ بشیر احمد صاحب کی

سیرالیون کے جشن آزادی میں شرکت

محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے الفضل مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۹۱ء میں اپنے ایک کالم "کاغذی ہے پیرہن" میں محترم جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب کی سیرالیون کے جشن آزادی میں شرکت کا ذکر کیا ہے جس کو پڑھ کر اس آزادی کے دن کی یاد تازہ ہو گئی اور وہ واقعات نظروں کے سامنے آ گئے جو اس عظیم دن سے تعلق رکھتے ہیں۔ لہذا اس ملک میں جماعت احمدیہ کی مذہبی۔ تعلیمی اور طبی خدمات کے اعتراف کے طور پر حکومت کی دعوت پر محترم شیخ بشیر احمد صاحب کی شرکت سے جماعت کو جو اعزاز نصیب ہوا اس کا تذکرہ یقیناً قارئین کے لئے دلچسپی کا باعث ہو گا۔

مغربی افریقہ کی برطانوی نوآبادیات میں آزادی حاصل کرنے کے لحاظ سے سیرالیون کا تیسرا نمبر تھا۔ ۱۹۵۷ء میں غانا جو پہلے گولڈ کوسٹ کہلاتا تھا آزاد ہوا۔ ۱۹۶۰ء میں افریقہ کے سب سے بڑے ملک نائیجیریا کو آزادی حاصل ہوئی۔ پھر اپریل ۱۹۶۰ء میں ۱۶۰ سال برطانوی تاج کے ماتحت رہنے کے بعد سیرالیون کو آزاد ممالک کی صف میں کھڑے ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

۲۶ اور ۲۷ اپریل کی درمیانی شب کو ملک نے آزاد ہونا تھا۔ ٹھیک بارہ بجے رات یونین جیک کی جگہ قومی جھنڈا لہرایا جانا تھا۔ اس تقریب کے لئے سپورٹس سٹیڈیم کو خوب آراستہ کیا گیا اور اس کے ارد گرد کامن ویلتھ ممالک کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ تقریب کا آغاز برطانوی ترانے سے ہوا۔ اس کے بعد مذہبی نمائندگان (مسلمان اور عیسائی) نے باری باری جھنڈے کے سامنے کھڑے ہو کر نئی مملکت کے لئے جو چند منٹ بعد معرض وجود میں آنے والی تھی دعا کی ابھی تک یونین جیک لہرا رہا تھا گورنر جنرل اور وزیر اعظم سر ہٹن مارگائی اس کے سامنے جا کھڑے ہوئے گورنر جنرل نے یونین جیک کو سلامی دی اس کے بعد عین بارہ بجے چند لمحات کے لئے تمام روشنیاں گل کر دی گئیں جب یکدم پھر روشنی ہوئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ یونین جیک کی جگہ سبز سفید اور نیلی دھاریوں والا قومی جھنڈا فضا میں لہرا رہا تھا وزیر اعظم نے اسے سلامی دی پھر ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی اور تمام حاضرین نے جو ملک کے ہر حصہ سے وہاں جمع تھے ملٹری سمیت قومی ترانہ گایا۔ کاروں اور گاڑیوں نے ہارن بجائے اور آزادی کے نعرے بلند کئے گئے فضا میں آتش بازی چھوڑی گئی سارا فری ٹاؤن (FREE TOWN) شہر بجلی کے قمقموں اور جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا یہ نظارہ نہایت ہی دلکش اور قابل دید تھا اور ہر غیر ملکی نمائندہ اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ ایک قوم جس نے ۱۶۰ سال تک اس ملک پر بڑی شان و شوکت کے ساتھ حکومت کی تھی اب وہ اپنے ہاتھوں اپنی صف لپیٹ رہی تھی۔ اس غرض کے لئے ملکہ برطانیہ کے خاص نمائندہ کی حیثیت سے ڈیوک آف کینٹ بھجوائے گئے تھے اور ملک اس کے اصلی حقداروں کے حوالے کیا جا رہا تھا۔ اس طرح ۲۷ اپریل ۱۹۶۱ء کی صبح اہل سیرالیون کیلئے آزادی۔ شادمانی اور مسرتوں کا سامان لئے ہوئے طلوع ہوئی۔

اس ملک میں احمدیت کا پیغام تو ۱۹۲۱ء میں حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر کے ذریعہ پہنچ چکا تھا مگر مستقل مشن ۱۹۳۷ء میں محترم مولانا نذیر احمد صاحب علی کے ذریعہ قائم ہوا۔ اس کے بعد متعدد مربیان مرکز کی طرف سے وہاں بھجوائے گئے جنہوں نے دین حق کی اشاعت کے ساتھ ساتھ اس ملک کی تعلیم و تربیت اس کے باشندوں کی فلاح و بہبود اور ان کے معاشرتی معاملات کی اصلاح میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا پھر ڈاکٹرز اور اساتذہ بھی مرکز سے وہاں پہنچ گئے۔ جنہوں نے تعلیمی اور طبی خدمات کا ملک کے طول و عرض میں ایک جال بچھا دیا۔

۱۹۶۱ء تک جماعت احمدیہ کے ذریعہ ملک کے مختلف حصوں میں ۱۲ انگریزی اور عربی سکول جاری ہو چکے تھے جن میں ہزاروں طالب علم تعلیم حاصل کر رہے تھے اور فراغت کے بعد ملک کی تعمیر و ترقی میں مفید وجود ثابت ہو رہے تھے۔ ایک ڈاکٹر بھی طبی خدمات کے لئے پہنچ چکے تھے۔

اس کے بعد سکولز اور ہسپتالوں میں متواتر اضافہ ہوتا رہا اور اب کیفیت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ملک کے طول و عرض میں ایک سو بیس (۱۲۰) سے زائد سکولز مشن کی زیر نگرانی جاری ہو چکے ہیں اور چار ہسپتال لوگوں کی طبی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

یوم آزادی کے جشن کے موقع پر حکومت سیرالیون کی طرف سے ۷۵ ممالک کے نمائندگان کو شرکت کی دعوت دی گئی تھی نائیجیریا کے وزیر اعظم ابوبکر تفاوا بلیوا اور لائبیریا کے پریذیڈنٹ مسٹر ڈبلیو وی ایس ٹب مین وزیر اعظم سیرالیون کے خاص مہمانوں کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ حکومت پاکستان کی طرف سے میجر جنرل رضا فرانس میں پاکستان کے سفیر اور مسٹر محمود احمد ہائی کمشنر پاکستان مقیم غانا بھی شریک ہوئے۔

اس موقع پر حکومت سیرالیون نے مذہبی جماعتوں اور مشنوں کے نمائندگان کو بھی مدعو کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ جب یہ معاملہ وہاں کی پارلیمنٹ میں پیش ہوا تو حکومت کے نائب وزیر اعظم آنریبل مصطفےٰ سنوسی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت ہمارے ملک میں عیسائی مشنوں کے علاوہ احمدیہ مشن کے مربیان دین حق کی اشاعت کے علاوہ ہماری تعلیمی۔ طبی اور سوشل خدمات میں ہمہ تن مصروف ہیں لہذا ان کی گراں قدر خدمات اس امر کا تقاضا کرتی ہیں کہ سیرالیون کے جشن آزادی کے موقع پر ان کے بھی ایک نمائندہ کو شرکت کی دعوت دی جائے اور حکومت سیرالیون اس کے آمد و رفت کے اخراجات برداشت کرے چنانچہ یہ تجویز پارلیمنٹ میں منظور ہو گئی اور احمدیہ مشن کو اس فیصلہ سے آگاہ کر دیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں مرکز سے محترم شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائیکورٹ آف پاکستان خصوصی طور پر جشن آزادی سیرالیون میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔

آنریبل مصطفےٰ سنوسی ہمارے نمائندہ کی شرکت کے لئے اتنی دلچسپی کا اظہار کر رہے تھے کہ ایک موقع پر محض نام کی غلط فہمی کی بنا پر وہ ہمارے پاس فری ٹاؤن مشن ہاؤس میں آئے مگر میں اس وقت وہاں نہیں تھا۔ لہذا وہ پیغام چھوڑ گئے کہ جب میں آؤں تو فوری طور پر انہیں آفس میں آکر ملوں۔ چنانچہ جب خاکسار وہاں گیا تو وہ بہت متفکر نظر آ رہے تھے مجھے کہنے لگے پاکستان سے بذریعہ ہائی کمشنر برطانیہ اطلاع ملی ہے کہ جماعت احمدیہ کے ایک دوست شیخ بشیر احمد صاحب بطور نمائندہ تشریف لا رہے ہیں۔ کیا یہ آپ ہی کے نمائندہ ہیں۔ اس وقت تک مجھے بھی مرکز کی طرف سے محترم شیخ بشیر احمد صاحب کے نام کی اطلاع مل چکی تھی۔ میں نے کہا فکر نہ کریں محترم شیخ بشیر احمد صاحب جماعت احمدیہ کے ہی نمائندہ ہیں جس سے ان کو تسلی ہو گئی اور اگلے روز وہاں کے اخبار ڈیلی میں شائع ہو گیا کہ احمدیہ مشن کے نمائندہ کے طور پر جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب جشن آزادی میں شرکت کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔

محترم شیخ بشیر احمد صاحب ۲۲۔ اپریل ۱۹۶۱ء کو فری ٹاؤن پہنچے ایئر پورٹ پر خاکسار محترم شیخ نصیر الدین احمد صاحب جو اس وقت امیر اور مشنری انچارج تھے اور بو سے جو مشن کا ہیڈ کوارٹر تھا تشریف لائے۔ اور جماعت کے بعض سرکردہ احباب استقبال کے لئے موجود تھے۔ حکومت کی طرف سے بھی آپ کے استقبال کا انتظام تھا۔ چنانچہ ہمیں دیکھتے ہی حکومت کے ایک آفیسر ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ایک نئی گاڑی بمع ڈرائیور آپ کے نمائندہ کے لئے موجود ہے اور جشن آزادی کے ایام میں یہ گاڑی بمع ڈرائیور ان کی تحویل میں رہے گی تاکہ وہ تقریبات کے علاوہ جہاں چاہیں جا سکیں چنانچہ شیخ صاحب اسی گاڑی میں گورنمنٹ گیسٹ ہاؤس میں تشریف لے گئے خاکسار بھی ساتھ تھا باقی دوست بھی وہاں ملنے گئے۔

شیخ صاحب نے اس وقت سیاہ اچکن۔ شلوار اور ٹوپی پہن رکھی تھی کہنے لگے میرے پاس سوٹ بھی ہیں اب آپ لوگ بتائیں مجھے یہاں کیا لباس پہننا چاہیے جس سے مشن کا وقار اور تشخص قائم رہے ہم نے کہا اس موقع پر تو بہتر یہی ہے کہ اچکن شلوار اور ٹوپی پہنیں کیونکہ یہی لباس احمدی مربیان استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ جتنا عرصہ وہاں رہے اسی لباس میں ہر تقریب میں شریک ہوئے جس کا فائدہ یہ ہوا کہ آپ پاکستانی لباس میں ہر جگہ نمایاں نظر آئے۔

گیسٹ ہاؤس پہنچ کر آنریبل مصطفےٰ سنوسی صاحب نائب وزیر اعظم کو آپ کی آمد کی اطلاع کی گئی اور ملاقات کے لئے وقت پوچھا گیا مگر آپ اتنے خوش ہوئے کہ کہنے لگے انہیں میرے پاس نہ لائیں بلکہ میں خود ان کی ملاقات کے لئے وہاں آؤں گا چنانچہ آپ تشریف لائے اور تقریباً ایک گھنٹہ تک نہایت خوشگوار ماحول میں مختلف امور پر محترم شیخ صاحب سے گفتگو کرتے رہے اور بے حد متاثر ہو کر گئے۔

محترم شیخ صاحب کے ساتھ جماعت احمدیہ کے مربیان کو بھی حکومت کی طرف سے آزادی کی تقریبات میں شرکت کی دعوت تھی لہذا خاکسار اور محترم شیخ نصیر الدین احمد صاحب ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوتے بعض تقریبات میں مکرم سمیع اللہ سیال اور مکرم غلام احمد صاحب نسیم کو بھی شریک ہونے کا موقع ملا۔ ہر تقریب میں اچکن۔ شلوار اور ٹوپی میں ملبوس ہمارا گروپ نمایاں نظر آتا جس سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کے تشخص کا تصور بھی ابھرتا۔ ایک تقریب میں جو وزیر اعظم کی طرف سے گورنمنٹ لاج میں منعقد کی گئی تھی (حضرت مرزا ناصر احمد صاحب قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر جب ۱۹۷۰ء میں سیرالیون کے دورہ پر تشریف لے گئے تو آپ کا قیام بھی اسی لاج میں تھا) اس تقریب میں ہم ایک جگہ کھڑے تھے اور آنریبل نائب وزیر اعظم مصطفیٰ اسنوسی پریذیڈنٹ لائبیریا مسٹر ٹب مین کا لوگوں سے تعارف کرا رہے تھے اچانک ان کی نظر ہم پر پڑی تو سب کو چھوڑ کر وہ سیدھے ہماری طرف آئے اور محترم شیخ بشیر احمد صاحب اور ہمارا تعارف کرایا اور احمدیہ مشن کی خدمات کا بھی تذکرہ کیا۔ اس موقع پر محترم شیخ صاحب کی ملاقات بہت سے اور نمائندگان کے علاوہ روسی نمائندہ سے بھی ہوئی۔ محترم شیخ صاحب نے کمیونزم اور دین حق کے اصولوں پر اس سے اس رنگ میں گفتگو کی کہ وہ بہت ہی متاثر ہوا۔ محترم شیخ صاحب کی گفتگو میں ایک ایسی چاشنی اور جذب تھا اور طرز تکلم ایسا موثر تھا کہ سامع اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔ ہمارے ایک افریقن ٹیچر کہنے لگے میں تو جب شیخ صاحب گفتگو کرتے ہیں ہمیشہ آپ کی آنکھوں کی حرکات کی طرف دیکھتا رہتا ہوں اور اس سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔

سارے واقعات کو یہاں بیان کرنا تو مشکل ہے مختصر یہ کہ محترم شیخ صاحب کی آمد نے احمدیہ مشن کے وقار کو بہت بلند کیا آپ نے گورنر جنرل۔ وزیر اعظم۔ میئر آف فری ٹاؤن۔ جنرل سیکرٹری مسلم کانگریس وزراء حکومت مختلف ممالک کے سفراء۔ پیرامونٹ چیفس سے ملاقات کی اور باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو کی۔

سیرالیون کے چیف جسٹس (MR JUSTICE S.A. KAKOKE) نے محترم شیخ صاحب کے اعزاز میں ایک خصوصی پارٹی کا انتظام کیا جس میں ملک کے ججز۔ وکلاء اور معززین بھی مدعو تھے اور محترم شیخ صاحب کو ان سے تعارف اور گفتگو کا موقع ملا۔

یونیورسٹی کالج آف سیرالیون نے ایک تقریب منعقد کی اس میں بھی محترم شیخ صاحب نے شرکت کی۔ ریڈیو سیرالیون پر آپ کا ایک خصوصی پیغام نشر کیا گیا۔ جماعت احمدیہ کے لئے تو یہ ایک نہایت خوشی کا موقع تھا کہ مرکز سے ایک خصوصی نمائندہ کو مدعو کر کے حکومت نے انہیں ایک خاص اعزاز بخشا تھا۔ اور جماعت فری ٹاؤن نے محترم شیخ صاحب کے اعزاز میں ایک خصوصی تقریب منعقد کی جس میں ملک کی سرکردہ شخصیات کو مدعو کیا گیا تھا۔ اور محترم شیخ صاحب کو ان سے گفتگو کرنے اور تبادلہ خیالات کا موقع ملا۔

سیرالیون میں چونکہ زیادہ تر جماعتیں جنوبی اور شرقی صوبہ میں تھیں جن کا مرکزی شہر بو تھا جو اس وقت تک جماعت احمدیہ کا بھی ہیڈ کوارٹر تھا۔ لہٰذا ۳۰ر اپریل کو محترم شیخ صاحب بو تشریف لے گئے جہاں ملک کی مختلف جماعتوں سے احباب جماعت جمع تھے۔ محترم شیخ صاحب کو ان سے ملاقات کرنے کے بعد خطاب کا موقع ملا وہاں آپ حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی کی قبر پر بھی تشریف لے گئے اور دعا کی۔

جماعت کی طرف سے وہاں برٹش کونسل کے ہال میں آپ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی جس کے جملہ انتظامات مکرم سمیع اللہ سیال اور مکرم غلام احمد صاحب نسیم نے کئے تھے۔ اس تقریب میں شہر بو کے معززین۔ سکولز کے اساتذہ، وکلاء وغیرہ مدعو تھے۔ مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب نے محترم شیخ بشیر احمد صاحب کا تعارف کرایا پھر محترم شیخ صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا اور اس ملک کی آزادی کے بارہ میں اپنے تاثرات کا ذکر کیا جس سے حاضرین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ آپ کے بعد بو شہر کے سینئر مجسٹریٹ مسٹر بانجا تیجان سی نے حاضرین سے خطاب کیا (یہ بعد میں سیرالیون کے قائمقام گورنر جنرل کے عہدہ پہ فائز ہوئے اور ۱۹۷۰ء میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب جماعت احمدیہ کے تیسرے امام کے اعزاز میں آپ نے گورنر ہاؤس میں سٹیٹ ڈنر پیش کیا تھا)

آپ نے کہا قابل جج نے جس رنگ میں ہمیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے یہ ان کا ہی حصہ ہے آپ کا انداز نہایت اچھوتا اور دلکش تھا اور آپ کی باتوں پر اگر ہم عمل کر سکیں تو ہماری حالت بدل سکتی ہے اور ہم جلد ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتے ہیں۔

بو میں آپ نے احمدیہ سیکنڈری سکول کے طلباء کے علاوہ گورنمنٹ سیکنڈری سکول کے طلباء و اساتذہ سے بھی خطاب کیا اور نہایت احسن پیرایہ میں پاکستان کے قیام اور اس کی ترقی یافتہ حالت ان پر واضح کی پھر ملک کی آزادی کے ضمن میں طلباء کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی بعد میں طلباء و اساتذہ نے پاکستان کے بارہ میں بعض سوالات کئے جن کے آپ نے تسلی بخش طریق پر جوابات دیئے۔

فری ٹاؤن سے واپسی پر آپ نے احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن کے اساتذہ و طلباء سے خطاب کیا۔

محترم شیخ صاحب سیرالیون میں جماعتی ترقی۔ اور ملک کے عوام و خواص اور حکومت میں جماعت کی عزت اور وقار سے بھی بہت متاثر ہوئے۔ اور فری ٹاؤن مشن ہاؤس میں مربیان کے ساتھ باتوں باتوں میں کہنے لگے "اومنڈیو" ہم نے تو تمہیں وہاں پاکستان میں کبھی کوئی اہمیت نہیں دی تھی مگر یہاں آ کر معلوم ہوا ہے کہ آپ لوگ جماعت کے لئے کیا کام کر رہے ہیں۔ اور آپ کی مساعی میں خدا تعالےٰ نے کس قدر برکتیں ڈالتے ہوئے جماعت احمدیہ کو عزت اور وقار عطا کیا ہے۔

محترم شیخ بشیر احمد صاحب نے اس موقع پہ دو تین بار جب "اومنڈیو" لفظ دہرایا تو مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب کو یہ لفظ کچھ برا محسوس ہوا اور آپ نے شیخ صاحب سے کچھ ناراضگی کے رنگ میں اس کا اظہار کر دیا۔ اس پر محترم شیخ بشیر احمد صاحب کچھ جذباتی ہو گئے اور آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے کہنے لگے محترم مجھے علم نہیں تھا کہ یہ لفظ آپ کو برا محسوس ہو گا۔ میرا تو یہ تکیہ کلام ہے اور میں محبت کے انداز میں بول رہا تھا ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ لوگ صرف میرے بیٹوں سے اچھے نہیں بلکہ مجھ سے بھی اچھے ہیں کیونکہ آپ جو کام کر رہے ہیں وہ میں بھی نہیں کر پایا۔ بہرحال اس کے بعد مجلس پھر خوشگوار ماحول میں جاری رہی۔

۴ر مئی کو محترم شیخ صاحب واپس پاکستان کے لئے روانہ ہوئے۔ مربیان اور احباب جماعت نے آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ ایئرپورٹ پر الوداع کیا۔

سیرالیون کے جشن آزادی کے موقع پر بعض اور ایسے واقعات ہوئے جن سے جماعت احمدیہ کی اہمیت اور حکومت اور لوگوں کے دلوں میں اس کی عزت و وقار کی عکاسی ہوتی ہے۔

مورخہ ۷۔ مئی کو سیرالیون کی نئی کانسٹی ٹیوشن۔ قومی جھنڈے اور قومی ترانے کے لئے دعا کرانے کی غرض سے حکومت کی درخواست پر فری ٹاؤن میں اجتماع منعقد ہوا جس میں وزیر اعظم سر ملٹن مگائی بمع کابینہ شامل ہوئے۔ پروگرام کے مطابق پہلے نائب وزیر اعظم مصطفیٰ اسنوسی نے وزیر اعظم صاحب کا تعارف کرایا پھر بعض اور علماء نے تقاریر کیں اور نئی کانسٹی ٹیوشن کے بابرکت ہونے کے لئے خاکسار سے درخواست کی گئی چنانچہ خاکسار نے سٹیج پر حاضر ہو کر کانسٹی ٹیوشن کو ہاتھ میں لیا اور اس کے بابرکت ہونے اور ملک کے لئے امن و آشتی کا ذریعہ ثابت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

پھر ایک اور قابل ذکر امر یہ ہوا کہ یوم آزادی کے موقع پر ملکہ برطانیہ کی طرف سے وزیر اعظم کی ہدایت پر ملک کی جن اہم شخصیتوں کو ان کی ملکی خدمات کے صلہ میں تمغہ آزادی دیا گیا ان میں خاکسار کا نام بھی شامل تھا جو دراصل جماعت احمدیہ کی خدمات کے اعتراف کے طور پر پیش کیا گیا۔ جو وہ ملک کی ترقی۔ فلاح و بہبود اور اس کی تعلیمی اور طبی میدان میں سرانجام دے رہی تھی۔

چنانچہ گورنر جنرل نے یہ تمغہ آزادی پیش کرتے ہوئے جو خط خاکسار کو لکھا اس میں ذکر کیا کہ

"میں سیرالیون کا تمغہ آزادی آپ کو پیش کرتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہوں یہ آپکی ان گراں قدر خدمات کے اعتراف کے طور پر ہے جو آپ نے ہماری آزادی کے حصول کے لئے سرانجام دیں ہیں"۔

تحریک جدید

حضرت فضل عمر (اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) فرماتے ہیں:

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہیں چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے"

......میں نے تحریک جدید کو جاری کرتے وقت اس اصل کو مد نظر رکھا تھا۔ کہ ہمیشہ ایک کھانا کھاؤ۔ میرا مطلب یہ تھا کہ جب انسان ایک کھانا کھائے گا تو لازمی طور پر وہ ایسا ہی کھانا کھائے گا۔ جس سے اس کا پیٹ بھرے۔ یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ وہ ایک کھانا بھی کھائے اور پھر وہ کھانا ایسا ہو جو صرف زبان کے ذائقے کے لئے ہو۔ پیٹ بھرنے کے لئے کافی نہ ہو۔ مثلاً چٹنیاں اور مربے ایسی چیزیں ہیں جن پہ انسان گزارہ نہیں کر سکتا۔ یہ صرف زبان کے ذائقے کے لئے ہوتی ہیں اس طرح ایک کھانا کھانے کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان ان کھانوں کو چھوڑ دیتا ہے جو محض زبان کے ذائقے کے لئے ہوتے ہیں۔ پیٹ بھرنے کے لئے نہیں ہوتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس ذریعہ سے ہمارے لئے ایسی آسانی پیدا کر دی ہے کہ جو باتیں ان کے لئے یعنی یوروپ والوں کے لئے تکلیف کا موجب ہے وہ ہمارے لئے نہ صرف تکلیف کا موجب نہیں بلکہ ہم اسے بھی تعیش قرار دیتے ہیں"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون۔سین

لیبیا پر مقدمہ

امریکہ کے صدر بش نے کہا ہے کہ لاکربی میں پان ایم جہاز کا جو حادثہ ہوا تھا اور جس میں ۲۷۰ افراد مارے گئے تھے۔ اس کے سلسلے میں بش کی انتظامیہ لیبیا کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا حق محفوظ رکھتی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ بش کی انتظامیہ اپنے حلیفوں کے ساتھ صلاح مشورہ کر رہی ہے کہ لیبیا پر کس طرح دباؤ ڈالا جائے یا جنگ کی ابتدا کی جائے۔ صدر بش نے یہ بھی کہا کہ وہ اس بات کے لئے تیار نہیں ہیں کہ وہ فوری طور پر دنیا کو بتائیں کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ "میں اپنے ساتھیوں سے مشورہ کر رہا ہوں۔ اور اس بات کا مجھے یقین ہے کہ جب یہ مشورہ ہو جائے گا تو جو بھی فیصلہ کیا جائے گا امریکہ کے لوگ میری حمایت کریں گے۔" امریکہ نے کہا ہے کہ وہ پان ایم کے حادثے کا ذمہ دار لیبیا کو قرار دیتا ہے اور اب برطانیہ نے بھی اپنی طرف سے بعض ایسے شواہد پیش کئے ہیں جن سے پتہ چلا ہے کہ اس جہاز میں بم رکھنے کی پوشیدہ کارروائی لیبیا کے بعض افراد نے کی تھی۔ جن دو افراد کو اس میں ملوث کیا جا رہا ہے۔ ان پر مقدمہ بھی چلایا جا سکتا ہے اور برطانیہ نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ ان دو افراد کو اس کے حوالے کر دیا جائے امریکہ کی بھی یہی خواہش ہے۔ جہاں تک مصر کے صدر حسنی مبارک کا تعلق ہے انہیں اس بات پر پریشانی ہوئی ہے کہ اب کھل کر برطانیہ اور امریکہ لیبیا کے خلاف حرکت میں آنے والے ہیں۔ انہوں نے فرانسیسی صدر فرانکو متراں سے گفت و شنید کے بعد ایک بیان میں کہا ہے کہ اگر یہ کارروائی کی گئی تو انہیں اس بات کا یقین ہے کہ نتائج بہت دور رس ہونگے اور خطرناک بھی۔ جہاں تک حسنی مبارک اور صدر فرانس کی گفتگو کا تعلق ہے وہ زیادہ تر مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے سلسلے میں تھی۔ اس گفتگو کے دوران امریکہ اور برطانیہ کے الزامات کا کوئی معاملہ پیش نہیں کیا گیا۔ (لیبیا نے اپنے دو باشندوں کو برطانیہ کے حوالہ کرنے سے انکار کر دیا ہے)

لیبیا پر الزام

جیسا کہ احباب جانتے ہیں۔ امریکہ برطانیہ اور فرانس لیبیا پر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ ۱۹۸۸ء میں جو پان ایم جیٹ ایر لائنز کا حادثہ سکاٹ لینڈ کے ایک شہر پر ہوا تھا۔ اسکی ذمہ داری لیبیا پر عائد ہوتی ہے اور اس سلسلے میں دو افراد کا نام لیا جاتا ہے۔ جنہوں نے خفیہ طور پر اس ہوائی جہاز میں بم رکھ دیا تھا اور مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ ان دونوں افراد کو ان کے حوالے کیا جائے۔ لیبیا نے اس بات کی تردید کی ہے کہ اسکے کسی فرد کا اس حادثے میں کوئی ہاتھ تھا۔ اور یہ کہہ کر کہ چونکہ ایک دوسرے کے ملک کے افراد کو حاصل کرنے کا معاہدہ موجود نہیں ہے۔ اسلئے وہ کسی اپنے باشندے کو ان ملکوں کے حوالے نہیں کر سکتا۔ برطانیہ نے جو شواہد پیش کئے ہیں ان کے متعلق قذافی نے خاص طور پر کہہ دیا ہے کہ وہ انہیں کسی صورت بھی ماننے کیلئے تیار نہیں۔ اگرچہ شواہد پیش کرنے کے لئے معمر قذافی نے کہا تو ہے لیکن وہ خوب جانتے ہیں کہ چونکہ ان کے افراد اس حادثے میں ملوث نہیں ہیں اسلئے جو شواہد پیش کئے جائیں گے وہ یقیناً غلط ہوں گے اور جعلی طور پر تیار کئے گئے ہوں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر یہ ثابت کر دیا جائے کہ لیبیا اس میں ملوث ہے تو لیبیا اپنی ذمہ داری پوری کرے گا۔ لیکن اگر یہ الزام افراد پر ہو تو یقیناً افراد ہی اسکے ذمہ دار ہو سکتے ہیں۔ نہ کہ سارا ملک۔ اور سارے ملک کی حکومت۔ انہوں نے کہا کہ اب جو سارے ملک کو اور حکومت کو ملوث کیا جا رہا ہے اور مختلف نوع کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں تو میں امریکہ کو یہ خاص طور پر بتا دینا چاہتا ہوں کہ ان کی انتظامیہ کو ان کے جاسوسوں نے دھوکہ دیا ہے۔ اس سارے معاملے میں حقیقت نام کو بھی نہیں ہے۔

برطانیہ کے کمیونسٹوں کی امداد

سوویٹ یونین کی کے۔جی۔بی برطانیہ کے کمیونسٹوں کو اپنا وجود قائم رکھنے کے لئے اور اپنے پرچے "مارننگ سٹار" کو جاری رکھنے کے لئے ۱۹۶۰ء سے ۱۹۷۰ء تک خاصی بڑی بڑی رقوم ادا کرتی رہی ہے یہ رقوم کوئی ایک لاکھ پاؤنڈ سالانہ کے قریب بنتی ہیں۔ اگرچہ برطانیہ کے کمیونسٹ تو اس بات کا انکار ہی کرتے رہے کہ انہوں نے کبھی سوویت یونین کی کسی ایجنسی سے کوئی رقم لی ہے لیکن اب جبکہ سوویت یونین کی تنظیمیں بکھر رہی ہیں تو یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ کے جی۔ بی سوویٹ ایمبیسی کے ذریعے نوٹوں کی شکل میں یہ رقم ادا کرتی تھی اور اس کا علم پارٹی کے صرف تین بڑے حکام کو تھا۔ ان کے علاوہ کسی اور شخص کو یہ معلوم نہیں تھا۔ کہ کے جی۔بی برطانیہ کی کمیونسٹ پارٹی کو کوئی رقم دے رہی ہے۔ اب جبکہ دنیا بھر میں کمیونسٹ پارٹیوں کا خاتمہ ہو رہا ہے تو ایسی باتیں واضح طور پر سامنے آنے لگی ہیں برطانیہ میں برطانیہ ہی کی کمیونسٹ پارٹی کے ایک اعلیٰ افسر نے پارٹی کے ایک جریدہ میں اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ انہیں واقعی رقم ملتی رہی ہے۔ کہتے ہیں کہ کئی عشروں تک اس بات کا انکار کیا جاتا رہا کہ انہیں "ماسکو سونے" سے کوئی حصہ مل رہا ہے۔ لیکن اب یہ بات زیادہ دیر چھپی نہ رہ سکی اب چونکہ کے جی۔بی۔ کے کاغذات بھی لوگوں کو دیکھنے کا موقعہ مل گیا ہے۔ تو ان میں سے ایسی کارروائیوں کا پتہ چل رہا ہے۔ ایک دستاویز میں ۱۴۰۰۰ پاؤنڈ کامریڈ سالبر کو ۱۹۷۸ء کے اپریل میں دیئے گئے۔ سالبر کسی زمانے میں اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری تھے۔ جو ۱۹۵۶ء سے ۱۹۷۹ء تک پارٹی کے حسابات رکھنے کے ذمہ دار تھے اور کہا جاتا ہے کہ جن تین افراد کو رقوم کے وصول کرنے کا علم تھا ان میں سے اب صرف یہی ایک زندہ ہیں باقی دونوں وفات پا چکے ہیں۔ کمیونسٹ پارٹی کا ایک جریدہ "چینجر" ہے جس میں انہوں نے بتایا ہے کہ وہ کس طرح ۱۹۵۸ء میں اس بات میں ملوث ہوئے اور بعد میں انہی کے ذریعے یہ رقم پارٹی کو ملتی رہی وہ کہتے ہیں کہ اگرچہ ۱۹۶۰ء میں تو صرف ۲۵۰۰ پونڈ ماہوار ملتے تھے لیکن اس کے بعد اس رقم میں اضافہ کیا جاتا رہا۔

جرمنی کی لاپتہ باشندہ

ملک کے شمالی علاقوں میں نہایت تندہی سے کوشش کی جا رہی ہے کہ مس انگرڈ روبر (INGRID REUBER) جو ایک جرمن ماہر ارضیات ہیں کے لاپتہ ہونے کا سراغ لگایا جائے۔ منسٹری آف کشمیر افیئرز اور شمالی علاقہ جات کے ذرائع کا کہنا ہے کہ مقامی انتظامیہ انتہائی جدوجہد کر رہی ہے تاکہ اس جرمن سائنس دان کا پتہ لگایا جائے۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ اس سلسلے میں پریشانی کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انتظامیہ کو اس بات کا یقین ہے کہ عوام الناس کے ساتھ مل کر اور اسی طرح سکردو اور گلگت کے ریڈیو کے ذریعے اعلان کروا کے لاپتہ جرمن شہری کو تلاش کر لیں گے۔ ان کا پتہ لگانے کیلئے اعلان کیا گیا ہے کہ جو شخص اس جرمن خاتون سے متعلق کوئی اطلاع دے گا۔ اسے دس ہزار روپے کی رقم پیش کی جائے گی۔ ان کا یہ بھی خیال ہے کہ جس علاقے میں وہ گم ہوئی ہیں وہ علاقہ نہایت سرسبز ہے اور اس میں خاصی پہاڑیاں اور برفانی تودے ہیں۔ جو مقامی لوگوں اور بیرونی لوگوں کے لئے خاص دلچسپی کا باعث ہوتے ہیں۔ لوگ دور دور سے اس علاقے کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں اور اس وجہ سے اس علاقے کی میزبانی بھی خاصی مشہور ہے۔ جہاں تک مس انگرڈ روبر کے لاپتہ ہونے کا تعلق ہے پاکستان میں جرمن کے سفیر نے شمالی علاقوں کی انتظامیہ کو ۱۱ر نومبر کو اطلاع دی اور اسی روز سے انتظامیہ بھرپور کوشش کر رہی ہے۔ تاکہ لاپتہ جرمن ماہر ارضیات بلاتاخیر مل سکیں۔

میں کہ جیتا ہوں اور نہ مرتا ہوں
زندگی کے لئے ترستا ہوں

کتنی پھسلن ہے بدگمانی کی
راستوں پہ سنبھل کے چلتا ہوں

چھینٹ پڑتی ہے جب بھی دامن پہ
میں خدا کی قسم نکھرتا ہوں

ٹوٹ جائے نہ قربتوں میں انا
اس لئے فاصلہ سا رکھتا ہوں

دل کے جذبوں سے مصلحت کے تحت
میں اصولوں کی جنگ لڑتا ہوں

جنگلوں میں قیام ہے اپنا
اب تو میں آدمی سے ڈرتا ہوں

کر چکا ہوں میں سب سے سمجھوتہ
آجکل خود سے ہی جھگڑتا ہوں

وحشتوں کا عجیب عالم ہے
آدمی ہو کے خود سے ڈرتا ہوں

(ڈاکٹر طارق احمد۔ نوشہرہ ورکاں)

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۲۳۹ میں فرزانہ مجید طاہر زوجہ ڈاکٹر لئیق احمد طاہر صاحب قوم جندران پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۱۱ دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۱۰-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر -/۵۵,۰۰۰ روپے۔ (۲) زیور طلائی وزنی ۱۶۵ گرام مالیتی -/۴۷۳۰۰ روپے۔ (۳) گھڑی کلائی مالیتی -/۶۰۰ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ فرزانہ مجید طاہر ۲/۱۱ دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر۱۔ عطا محمد وصیت نمبر ۱۴۱۱۱۔ گواہ شد نمبر۲۔ نعیم احمد ظفر نعیم ورائٹی سٹور رحمت بازار ربوہ۔

مسل نمبر ۲۸۲۴۰ میں فائزہ نعیم بنت راجہ نعیم احمد ظفر قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۱۱ دارالرحمت غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۱۰-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ فائزہ نعیم ۲/۱۱ دارالرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عطا محمد وصیت نمبر ۱۴۱۱۱۔ گواہ شد نمبر۲۔ راجہ نعیم احمد ظفر والد موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۲۴۱ میں چوہدری نعمت اللہ ولد چوہدری عبد الغنی صاحب قوم آرائیں پیشہ پنشنر عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ۴۸/۱۱ دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۹-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زمین برقبہ ۲ کنال واقع چاہ لوئے والا گوہدپور ضلع سیالکوٹ مالیتی ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۶ + -/۲۰۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن و جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ چوہدری نعمت اللہ ۴۸/۱۱ دارالرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ صوبیدار چوہدری صلاح الدین گول بازار ربوہ وصیت نمبر ۴۸۸۹۔ گواہ شد نمبر۲۔ عطاء الکریم شاہد کوارٹر نمبر ۱۵۰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۸۲۴۲ میں اقبال بیگم زوجہ چوہدری نعمت اللہ صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴۸/۱۱ دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۹-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر -/۱۰۰۰ روپے۔ (۲) زیورات طلائی ۴۱ گرام ۸۰۰ ملی گرام مالیتی -/۱۱۸۲۹ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ اقبال بیگم ۴۸/۱۱ دارالرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صلاح الدین وصیت نمبر ۴۸۸۹۔ گواہ شد نمبر۲۔ نعمت اللہ چوہدری مسل نمبر ۲۸۲۴۱ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۲۴۳ میں راجہ ذوالفقار احمد بھٹی ولد محمد انتظار اللہ خان قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A-۲۲ ناصر آباد ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۹-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر A-۲۲ واقع ناصر آباد ربوہ مالیتی چار لاکھ روپے جس میں نصف میرا ہے اس وقت مجھے مبلغ -/۷۵۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ راجہ ذوالفقار احمد بھٹی۔ A-۲۲ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ سید عبد الغنی شاہ وصیت نمبر ۵۸۴۴۔ گواہ شد نمبر۲۔ سید عبد اللہ ندیم وصیت نمبر ۲۵۷۱۶۔

مسل نمبر ۲۸۲۴۴ میں مجیدہ بیگم زوجہ غلام احمد پیر کوٹی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵/۱ دارالعلوم غربی الف ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۷-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) پلاٹ برقبہ ۱۰ مرلہ واقع نصرت آباد ربوہ مالیتی -/۳۰,۰۰۰ روپے (۲) حق مہر -/۶۰۰ روپے۔ (۳) سلائی مشین مالیتی -/۷۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ مجیدہ بیگم زوجہ غلام احمد پیر کوٹی ۵/۱ دارالعلوم غربی الف ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد بشیر ۵/۵ دارالعلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ ڈاکٹر نصیر احمد شریف وصیت نمبر ۲۶۲۱۸

مسل نمبر ۲۸۲۴۵ میں غلام فاطمہ زوجہ چوہدری محمد شریف صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۱ دار الفضل ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۵-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی کانٹے وزنی ۲ تولہ مالیتی -/۶۶۰۰ روپے۔ (۲) حق مہر -/۱۰۰۰ روپے۔ (۳) ۵ کنال زمین بھائی سے ملنی ہے جس کی قیمت -/۶۰۰۰ روپے فی ایکڑ ہے۔ جب ملے گی اطلاع دوں گی۔ اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ ملے

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ جام صادق علی نے کہا ہے کہ میں نے وزارت اعلیٰ کا پٹہ تو نہیں لکھوا رکھا مگر یہ "زنانیاں" مجھے نہیں ہٹا سکتیں۔ انہوں نے کہا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو اور نصرت بھٹو کو گرفتار کرنے کا کوئی پروگرام نہیں ان کا مقابلہ سیاسی میدان میں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ پی پی پی سے نہیں لیکن الذوالفقار سے میری ذاتی لڑائی ہے کیونکہ یہ پاکستان کے لئے خطرناک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو سے صلح میں دوبئی اور ابوظہبی کے حکمران کوئی کردار ادا نہیں کر رہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ میں علماء مشائخ ونگ قائم کر دیا گیا ہے۔

○ سرحد کے وزیر اعلیٰ کی تبدیلی کے لئے کوششیں تیز کر دی گئی ہیں۔ مسلم لیگی قیادت کسی دوسرے شخص کو وزیر اعلیٰ بنانا چاہتی ہے۔

○ وفاقی وزیر چوہدری شجاعت نے کہا ہے کہ امریکی سینیٹروں کی طرف سے محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف مقدمے واپس لینے کا مطالبہ اندرونی معاملات میں مداخلت ہے۔ حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ ایک خط کی صورت میں کیا گیا ہے ہم اس کا جواب "قانون کی زبان" میں دینے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

○ پنجاب میں بہاریوں کی آبادکاری پر ساڑھے سات ارب روپے خرچ ہوں گے۔

○ ائر مارشل اصغر خان نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی بہاریوں کی واپسی کے خلاف ہے جب کہ ہم اس کے حق میں ہیں۔

○ وفاقی وزیر مسٹر عبد اللہ غازی نے کہا ہے کہ عوام کا سرمایہ لوٹنے والوں سے کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔

○ امریکہ کو پاکستان نے جواب دیا ہے کہ ہم امداد نہیں دوستی چاہتے ہیں۔

○ یکم جنوری سے ملک بھر میں لوڈ شیڈنگ شروع کر دی جائے گی۔ کالا باغ ڈیم کی تعمیر ہو جاتی تو یہ صورت حال پیش نہ آتی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم سندھ کی حکومت بھیک اور سیاسی رشوت کے طور پر قبول نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ جام صادق کو برطرف کر کے عرفان مروت کے سیاسی انسانی اور اخلاقی حقوق کی خلاف ورزیوں پر مبنی جرائم کا سختی سے نوٹس لیا جائے۔ اور اکثریت والی جماعت کو حکومت کرنے دی جائے۔

○ بلوچستان اسمبلی میں پی ڈی اے کے پارلیمانی لیڈر میر باز خان کھیتران کو کابینہ میں شامل کرنے اور ہاشم کاکڑ کو وزیر اعلیٰ کا مشیر بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ امریکی اخبار انٹر نیشنل ہیرالڈ ٹریبیون نے لکھا ہے کہ پاکستان میں سرمایہ کاری میں اضافہ ہو رہا ہے۔ منڈی میں سرمایہ کاری کی شرح میں ۱۲۰ فیصد اضافہ ہو گیا ہے۔ اور چند ماہ میں حصص کی قیمتیں سو فیصد بڑھ گئی ہیں۔

○ لاہور میں اخبار فروشوں نے پانچ گھنٹے کی علامتی ہڑتال کی اس دوران کوئی اخبار فروخت نہیں ہوا۔ اخبار فروش کے بیٹے کی ہلاکت کا مقدمہ خصوصی عدالت میں پیش کرنے کے حق میں یہ ہڑتال کی گئی ہے۔

○ باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ سندھ کابینہ میں ردوبدل اور گورنر کی تبدیلی یقینی ہے۔ ملکی قیادت اور وزیر اعلیٰ سندھ کے درمیان گرماگرمی اور تلخ کلامی ہوئی ہے۔

○ قائد اعظم کے ساتھی سردار شوکت حیات نے کہا ہے کہ میری بیٹی کو نام نہاد ڈاکے کے ذریعے صرف اس جرم کی سزا دی گئی ہے کہ وہ محترمہ بے نظیر بھٹو کی دوست ہے۔ انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں روتے ہوئے کہا کہ میری بیٹی کی عزت برباد کر دی گئی لیکن کسی حکومتی اہلکار نے حرکت تک نہیں کی۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ اتحادی ایجی ٹیشن کے نتیجے میں مارشل لاء کی راہ ہموار ہو گی۔

○ سینٹ کی امور خارجہ کمیٹی کے رکن اخوند زادہ بہرہ ور سعید نے کہا ہے کہ پاکستان آذربائی جان کو جلد تسلیم کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ عوام تسلیم کر چکے ہیں حکومت بھی جلد فیصلے کا اعلان کر دے گی۔

○ کیٹی بوبنجو کے قریب ڈاکوؤں میں لڑائی سے ڈاکو لائق چانڈیو کے ۶ ساتھی مارے گئے ہیں۔ چانڈیو اور کلہوڑو قبائل کے درمیان جنگ جاری ہے۔

○ لاہور سے اسلام آباد کے درمیان بننے والی موٹر وے تعمیر کرنے کے لئے جنوبی کوریا کو ٹھیکہ دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اٹلی کی ایک فرم سفارتی دباؤ ڈال رہی ہے۔

○ اسلام آباد ائر پورٹ پر پی آئی اے کا طیارہ خوفناک حادثے سے بال بال بچ گیا طیارہ لینڈ کرنے لگا تو ائرپورٹ پر ائر بس کھڑی نظر آئی پائلٹ نے چند لمحوں میں طیارہ دوبارہ اٹھا لیا۔ حکام نے ایسا واقعہ ہونے کی تردید کی ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ چھٹی اسلامی سربراہ کانفرنس ۹ دسمبر کو سینیگال کے دارالحکومت ڈاکار میں شروع ہو رہی ہے وزیر اعظم پاکستان ایتھنز سے ڈاکار پہنچ رہے ہیں۔ مختلف اسلامی ممالک کے سربراہان ڈاکار پہنچ گئے ہیں۔

○ اسلامی سربراہ کانفرنس کی تیاری کے لئے سیاسی کمیٹی نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں کسی بھی شکل میں دہشت گردی کی مذمت کی گئی ہے اور برطانوی طیارے کی تباہی کے سوال پر لیبیا سے یکجہتی کا اظہار کیا گیا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مختلف مقامات پر کشمیری حریت پسندوں اور بھارتی فوجوں کے درمیان جھڑپوں میں مزید ۱۲ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ سری نگر میں گھر گھر تلاشی کے دوران بھارتی فوج کے تشدد سے تین افراد ہلاک ہو گئے۔ بھارتی فوج نے جدوجہد آزادی کو کچلنے کے لئے بے گناہ لوگوں کے مکانوں کو آگ لگانی شروع کر دی ہے بٹ گام اور اننت ناگ کے علاقے میں ۱۱ مکانوں کو آگ لگائی گئی ہے۔

○ مشرق وسطیٰ کے امن مذاکرات کا دوسرا مرحلہ واشنگٹن میں منگل کو شروع ہو گا۔ اگرچہ اس بارے میں کوئی سرکاری اعلان نہیں ہوا۔ عربوں کے نمائندوں کا ایک اجلاس واشنگٹن میں ہوا۔

بقیہ صفحہ ۷ سے آگے

رہے ہیں۔ ہیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ غلام فاطمہ زوجہ چوہدری محمد شریف ۲۱/۱ دار الفضل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ لطیف احمد سیکرٹری وقف جدید دار الفضل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد شریف ولد خیر دین ۲۱/۱ دار الفضل ربوہ۔

خارش ہر قسم گرمی۔ گیس اور کمزوری کا خاتمہ
عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
مرگی۔ مالیخولیا۔ بواسیر۔ اٹھرا اور لیکوریا کا مکمل علاج

گائے بھینس۔ گھوڑا اور تمام جانوروں کی امراض
مثلاً
منہ کھر، زہرباد، سوزش پستان، فالج، ٹک، تھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار، واہ، چیچک وغیرہ کیلئے کیورٹیو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔ مزید تفصیل کیلئے ۳ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر لٹریچر مفت حاصل کریں — وٹرنری ڈاکٹرز فری لٹریچر و سیمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں
لاہور: پاکستان میڈیکوز لوئر مال۔ کراچی: شہزاد میڈیکل سٹور بھینس کالونی روڈ لانڈھی
فیصل آباد: میاں شادی میڈیسن گول امین پور بازار۔ راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار
ملتان: زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ
کیورٹیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ ربوہ — لاہور، کراچی — فون ۶۰۶، ۶۰۷